نے تحمل، حوصلہ، عزم راسخ، یقین محکم، عمل پیہم کی لازوال دو لتوں سے انہیں خوب نوازا تھا۔ غرض حضرت مولانا حافظ عبدالغفور گمنامی کی صفوں سے اٹھے۔ اپنی محنت، صلاحیت، ذہانت، فطانت، قابلیت، خلوص، دیانت، امانت، تقویٰ، تدین، للٰہیت علمی وجاہت اور دینی عظمت کی بدولت شہرت کے آسمان پر پہنچے۔ اللہ تعالےٰ نے قبولیت عامہ اور ہردلعزیزی کی لازوال دولتوں سے انہیں خوب نوازا۔ ان کی زبان کو تاثیر کی عظمتوں سے سرفراز فرمایا۔ غرض موصوف ایک ہردلعزیز شخصیت تھے، جن سے ہم محروم ہو گئے ہیں ؎

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے — سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

نعت

اُنھیں شامل تو کرلوں داستاں میں — یہ مشکل ہے کہاں وہ اور کہاں میں
تکلف برطرف یہ بات سچ ہے..... — نہیں ہوں نعت کے شایانِ شاں میں
رسائی ان کی ہے عرشِ بریں تک — سیہ بخت و نصیبِ دشمناں میں
ادا میں حق کروں ان کی مدح کا — نہیں ہے یہ میرے وہم و گماں میں
متاعِ کن فکاں کے وہ ہیں مالک — زلف بردہ متاعِ رائگاں میں
جہانِ آب و گل کی بات کیا ہے — نہیں ان کا مقابل دو جہاں میں!
ہے ان کی آمد آمد کا قرینہ — بڑی وارفتگی ہے لامکاں میں
ستارے ان کے جو زیرِ قدم تھے — سجائے ہیں کسی نے کہکشاں میں
تڑپ جائیں جسے سن کر مسلماں — اثر اتنا تو ہو میری اذاں میں
اُدھر دشمن ہوئے ہیں غرقِ آہن — اِدھر ٹوٹی ہوئی ناقص کماں میں
خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے — نہیں کوئی محافظ کارواں میں
جہاں دل ساتھ دے قول و عمل کا — وہیں تاثیر آتی ہے زباں میں

غلامی ان کی راس آئی ہے اسرار
بنا ہوں ان کی مدحت کا نشاں میں

جناب اسرار احمد سہاوری